نورِ بصیرت
ناشر: ریاضِ مدینہ پبلیکیشنز
مصری گنج حیدرآباد

فہرست مضامین

صفحہ نمبر
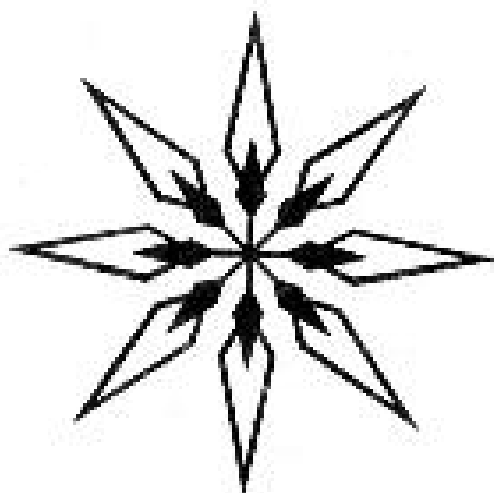
مقدمہ

الحمد لله والصلوة والسلام علی سیدنا محمد المصطفی وعلی
اله واصحابه واز واجه وعلی عبادلله الذین اصطفی

قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالی ارشاد فرماتا ہے ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر یا مرون بالمعروف وینهون عن المنکر (ترجمہ تم میں سے ایک ایسے گروہ کا ہونا ضروری ہے جو (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر دین کا جو عظیم الشان اصول ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام بھیجے ہی اسی لئے گئے ہیں کہ اس اصول کو زیادہ سے زیادہ تقویت پہنچائیں۔ خاتم النبین کی بعثت کے بعد انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم ہوا تو یہ منصب علماء کے سپرد کیا گیا۔ علمائے امت محمدیہ جن کے بارے میں کانبیاء بنی اسرائیل کہا گیا ہے اپنے اس فرض کو مختلف اوقات میں مختلف انداز سے ادا کرتے رہے ہیں۔ کوئی تحریری کاموں میں جٹ جاتا ہے کوئی وعظ و نصیحت کو اپنا وطیرہ بنالیتا ہے تو کوئی اصلاح باطن اور تزکیہ نفس کے کام میں کمر بستہ ہو جاتا ہے۔ انداز کچھ بھی ہو بہر حال سب کا مقصد راہ خدا سے بھٹکے ہوئے بندوں کو صراط مستقیم کا راستہ دکھانا اور انہیں تربیت دینا ہوتا ہے۔

سیدی ومرشدی حضرت سید محمد یحیی حسینی قدس سرہ العزیز نے بھی جو صوفی باصفا اور فقیر کامل تھے اپنے مریدین ومتوسلین کی فلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ ان کے تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کے لئے آپ نے فوقتاً فوقتاً ہر ممکن قدم اٹھایا اور کامیاب ہوئے جہاں مواعظ کے ذریعہ ہدایت کا نور پھیلایا تو وہیں قلم کے ذریعہ بھی بصیرت کے چراغ روشن کئے۔ عقیدہ سے متعلق مابہ النزاع ۲۲ موضوعات کا احاطہ کرتے ہوئے نور ہدایت تصنیف کی جس سے آج بھی اقطاع عالم میں ہدایت کا نور پھیل رہا ہے۔ ہندوستان کے مختلف مقامات سے اس کے بے شمار ایڈیشنز چھپ چکے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکے ہیں۔ پاکستان امریکہ اور دیگر ممالک میں بھی اس کی اشاعت عمل میں آچکی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف رسائل

وجرائد کے لئے آپ نے مختلف اوقات میں مضامین لکھے لیکن آپ کا انداز یہ تھا کہ مضمون لکھتے اور متعلقہ مدیر کے حوالے کر دیتے۔ اس طرح آپ کے مضامین محفوظ نہ رہ سکے۔

راقم السطور نے خانوادہ حضرت خواجہ محبوب اللہ کی علمی و ادبی خدمات کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے مقالہ تحریر کیا ہے۔ اس مقالے کی تیاری کے دوران تلاش وجستجو کے بعد ماہنامہ النور سے حضرت کے چند مضامین دستیاب ہوئے ہیں جنہیں ''نور بصیرت'' کے عنوان سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے۔ ان مضامین میں حب مصطفیٰ ضروریات مرید کیفیت نفس اور دعا شامل ہیں۔ اگر مزید مضامین دستیاب ہوں تو آئندہ ایڈیشن میں ان کو شامل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ حضرت نے ماہنامہ النور میں اشاعت کے لئے چالیس احادیث بھی جمع فرمائی تھیں جو النور میں قسط وار شائع ہوئیں۔ النور کے ان شماروں کی تلاش بھی جاری ہے اگر یہ شمارے بھی دستیاب ہوں تو ان کو کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں شامل کیا جائے گا۔ سر دست دستیاب شدہ پندرہ احادیث ''نور بصیرت'' میں شامل کر دیئے گئے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالی عوام کو ان مضامین سے صحیح معنوں میں استفادہ کی توفیق عطا کرے۔

الھم انا نسئلک رضاک والجنۃ ونعوذبک من سخطک والنار

خاک پائے حضرت یحیی

سید غوث علی سعید (احمد حنبلی)

حب مصطفیٰ

قل ان کان آباء کم و ابناء کم واخوانکم و ازواجکم و عشیر تکم و اموال اقترفتموھا و تجارۃ تخشون کسادھا و مساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ و رسولہ وجھاد فی سبیلہ ... الخ

اس آیت شریف میں خدائے پاک عم نوالہ جل جلالہ اپنے بندوں کو دھمکی دیتا ہے اور ڈراتا ہے کہ دیکھو خدا اور اس کے رسول سے زیادہ اگر کسی اور چیز سے محبت تمہارے دل میں ہے خواہ وہ محبت اولاد ہی سے ہو یا ماں باپ سے یا بھائی بہن سے یا میاں بیوی سے یا اور کوئی بھی رشتہ دار سے یا مال یا تجارت یا مرغوب مکانات سے بہر حال کوئی بھی شئے سے ہو تو خدائے پاک کے محبوب نہیں ہو سکتے بلکہ غضب الٰہی کے منتظر رہو۔ اے ایمان کے جھوٹے مدعیو (۱) --- ذرا آنکھیں کھولو۔ ذرا غور کرو۔ تم ظاہر میں مسلمان نظر آتے ہو لیکن تمہارا باطن ایمان سے بالکل خالی ہے۔ تمہاری مثال اس بادام کی سی ہے جو پوست بلا مغز ہے۔ صورت لباس وضع قطع یہ بتلا رہی ہے کہ مسلمان ہیں لیکن عادات افعال کچھ اور پتہ دے رہے ہیں اے بدنام کنندہ نکو نام چند تم سراپا دنیا کے بندے ہو۔ تم کو دنیا کی محبت نے اندھا بہرا کر دیا ہے۔ اگر چہ لاکھ وعظ ونصیحت کی جائے لیکن تمہیں کب سنائی دے گا جبکہ تمہارا دل بھرا ہے قافلے روزانہ عدم کو روانہ ہو رہے ہیں لیکن تم کو کب دکھائی دے گا کہ تمہارا دل اندھا ہے۔ امام بوصیری فرماتے ہیں۔

قد تنکر العین ضوء الشمس من رمد

و ینکر الفم طعم الماء من سقم

بیمار آنکھ آفتاب کی شعاع کو نہیں دیکھ سکتی۔ بیمار منہ کو پانی کڑوا معلوم ہوتا ہے۔ اے بیمارو اپنے مرض کا علاج کرو۔ جب تک صحت کلی حاصل نہ ہو جائے ایمان کی لذت حاصل ہونا محال ہے۔ آہ تمہاری مثال اس نادان بچے کی ہے جو ماں کا سینکڑوں روپیوں کا زیور چنے والے کو دے کر دو پیسے کے چنے مول لیتا ہے۔ آہ تم کو نفس وشیطانی نے لوٹ لیا ہے۔ تم نے ایمان کی دولت ان کو دے کر دنیائے دنی مول لی اور پھر اس پر ناز ہے کہ ہم بڑے عقلمند ہیں ہم بڑے ہوشیار ہیں واللہ تمہارے جیسا پاگل دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتا۔ تمہاری نادانی اس سے بڑھ

کر اور کیا ہوسکتی ہے کہ تم انجمنیں قائم کرتے ہو، مدرسے کھولتے ہو، لکچر دیتے ہو، جلسے مناتے ہو، کانفرنس کرتے ہو، کمیٹیاں منعقد کرتے ہو لیکن ذرا سوچو ذرا سمجھو دیوار کا پایہ ہی مستحکم نہیں تو دیوار کیسے قائم رہے گی۔ تمہارا ایمان جاہ طلبی، تمہارا ایمان مال طلبی، تمہارا ایمان عزت طلبی۔ تم کس کے بندے ہو، کس کی بندگی کا دعوی کرتے ہو توبہ کرو۔ کیا یہ جھوٹا دعوی نہیں کیا جھوٹے دعوے کی سزا نہ ہوگی؟۔۔۔ضرور ہوگی۔ ان بطش ربک لشدید ۔ بے شک تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

اس گرفتاری سے نجات پانے کے لئے کوئی دفعہ قانونی یاد ہے؟ اگر یاد ہے تو نوٹ کر رکھو عنقریب تمہاری آنکھیں بند ہوتے ہی تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

تمہارا جلسہ میلاد منانا مخلوق کی تعریف کے لئے سننا سنانا مخلوق کی تعریف کے لئے سماع خیرات، زکوۃ، نماز روزہ بہرحال تمہارا ہر کام مخلوق کے لئے ہے۔ آہ تم نے سب کے لئے سب کچھ کیا لیکن اپنے لئے کچھ نہ کیا۔ یہ ہے تمہاری سمجھ یہ ہے تمہاری ہوشیاری جیسے خالی ہاتھ آئے تھے ویسے خالی ہاتھ جانے کے لئے تیار ہو۔ آہ اس سے بڑھ کر تہی دستی اور کیا ہوسکتی ہے۔ اے دولت پر ناز کرنے والو! یہ ہے نتیجہ تمہاری دانش کا۔ تم خدائے پاک کے ہو جاؤ خدائے پاک تمہارا ہو جاتا ہے۔ من کان للہ کان اللہ لہ ۔ پھر کیا ہے دنیا بھی تمہاری آخرت بھی تمہاری۔

مشہور بات ہے کہ جب بادشاہ کی لڑکی سے بیاہ ہو جاتا ہے تو سینکڑوں باندی غلام جہیز میں آجاتے ہیں اور جو بادشاہ کی کنیز سے الفت جوڑے تو اس کو بادشاہ زادی کا ملنا محال ہے۔ بلال حبشی غلام تھے۔ ان کو محبت نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ کیا انہیں ہمارا سردار نہیں بنا دیا۔ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں موذن خاص تھے جن کو دو جہاں کے مالک روحی فداہ فرماتے ہیں کہ اے بلال! تمہارے پیر کی آہٹ میں نے جنت میں سنی ہے۔ ایک مرتبہ دو جہاں کے بادشاہ علیہ الصلوۃ والتحیہ سحری فرماتے ہیں اور بلال آکر عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہوگئی۔ سرکار خاصہ تناول فرماتے رہتے ہیں۔ بلال پھر عرض

کرتے ہیں ۔ سرکار اسی طرح خاصہ تناول فرماتے رہتے ہیں ۔ تیسری مرتبہ بلال پھر عرض کرتے ہیں واللہ صبح صادق ہوگئی ۔ سرکار دست مبارک کھینچ لیتے ہیں صحابہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ دو مرتبہ بلال نے عرض کیا اور سرکار خاصہ تناول فرماتے رہے ۔ سرکار فرماتے ہیں کہ میں مطلع دیکھ رہا تھا آفتاب زمین سے نہیں نکلا تھا لیکن جب بلال نے قسم کھائی تو خدائے تعالی کا حکم ہوا کہ اے آفتاب جلد نکل ایسا نہ ہو کہ بلال کی قسم جھوٹی ہو جائے ۔ دیکھئے بلال کا کیا رتبہ ہے اور یہ کیسے حاصل ہوا ۔ یہ محبت کا کرشمہ نہیں تو اور کیا ہے ۔

اویس قرنی جن کی محبت کی داستاں مشہور ہے صحابی نہیں ہیں لیکن اصحاب کو سرکار کا حکم ہوتا ہے کہ یہ میرا صحیبہ اویس کو دو اور امت کے لئے اویس سے دعا چاہو ۔ ان کی دعا کی ایسی مقبولیت کیوں ہوئی ؟ اس کا سبب محبت نہیں تو اور کیا ہے ۔ یہ اویس وہی نہیں ہیں جو (سرکار کی محبت میں) اپنے تمام دانت اکھیڑ دیئے تھے ۔ ہاں ہاں وہی ہیں انہی جذبات نے تو ان کو اس درجہ مقبولیت بخشی تھی ۔

سلمان فارس کے رہنے والے تھے ۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہوتا ہے ۔ سلمان منا اھل البیت ۔ سلمان ہم میں سے ہیں ۔ دیکھو فارس کے رہنے والے سلمان منا کے تمغے سے سرفراز ہوگئے اور ابو جہل (مکہ کا رہنے والا) کیا سے کیا ہوگیا ۔ سلمان کو کیا چیز نصیب تھی ۔ وہی محبت ۔ اور ابو جہل کو کیا چیز میسر نہ تھی ۔ وہی محبت ۔

الھم انا نسئلک حبک و حب نبیک و حبیبک سید نا محمد صلی اللہ علیہ وسلم . اللھم احیینا علی حبہ وامتنا علی حبہ واحشرنا یوم القیامۃ فی زمرتہ و تحت لوانہ ۔ آمین

دعا

دنیا میں کیا عالم، کیا جاہل، کیا عابد، کیا فاسق، کیا سالک، کیا مجذوب، کیا شاہ، کیا گدا، کیا ادنی کیا اعلی کوئی ایسا نظر نہیں آئے گا جو محتاج نہ ہو اور دائرہ احتیاج سے باہر ہو۔

امکان بود امکاں کہ ہمہ عجز و نیاز است   سرمایہ حاجت چہ سلاطین چہ خدم را

بلکہ ہر ایک اپنی حاجت کے پورا کرنے کی فکر میں غرق ہے لیکن تقدیر کا لکھا کب ٹل سکتا ہے۔

تدبیر لاکھ کیجئے پیش آئے گا وہی
تقدیر کے لکھے کو مٹاؤں کہاں کہاں

مگر قربان جائیے اس پیارے حکیم کے جس پر دنیا کے تمام حکماء و تصدق۔ ارشاد ہوتا ہے۔

لا یرد القضاء الا الدعاء ترجمہ تقدیر نہیں بدل سکتی مگر دعا سے پھر قرآن مجید میں یوں مژدہ سنا کر اور ہمت دوبالا کی جاتی ہے۔ ادعونی استجب لکم تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا کو پورا کرتا ہوں۔ اس کی جود وسخا پکار رہی ہے۔ کہ ہاں اے طالب پلٹ آ۔ میرے در پر آ۔ یہاں دین بھی ہے دنیا بھی تجھے جو چاہیئے لے۔ ہر روز پچھلی میں آسمان دنیا میں ھل من سائل کی ندا ہو رہی ہے مگر بدقسمتی نے سوتا ہی رکھا۔ داتا دروازے پر آیا۔ اور پکارا کہ اے محتاج! کیا چاہتا ہے لے لے میں دیتا ہوں۔ مگر اس بدقسمت نے جواب میں ایک لفظ تک نہ کہا۔ جب وہ واپس چلا گیا اور صبح ہوئی تو اٹھ کر اپنے حصول مقاصد کی فکر میں دربدر ہو گیا

بانگ می آید کہ اے طالب بیا
جود محتاج گدایاں چوں گدا
جود محتاج گدایان ضعاف
ہچوں خوباں آئینہ جویند صاف

پھر اور شوق دلایا گیا۔ اور بتلایا گیا کہ یہ بہترین عبادت ہے حدیث الدعاء مخ العبادۃ ۔۔ ترجمہ۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔ مگر دیکھو دعا کبھی جلد قبول ہوتی ہے کبھی دیر سے دیر سے قبول ہونے سے ملول نہ ہونا چاہیئے کیونکہ جس فقیر کا سوال اچھا معلوم ہوتا ہے اسی کو دیر تک سوال کرنے دیتے ہیں اور جس کی آواز بری معلوم ہوتی ہے اس کو فوراً چلتا کر دیتے

ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دنیا میں قبول دعا کا ظہور نہیں ہوتا۔ لیکن قیامت میں اس کا بہت بڑا بدل ملنے والا ہے۔ اور اسی طرح حدیث شریف میں مذکور ہے ہر ایک کام کا ایک طریقہ ہوتا ہے دعا اس کے طریقے سے ہو تو کامیابی یقینی ہے۔

آداب دعا: حضور قلب بیقراری ،گریہ وزاری حمد ودرود سے ابتدا اور درود وحمد پر اختتام خدائے پاک فرماتا ہے ادعو ربکم تضرعاً و خفیه دعا کرو تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور پوشیدہ۔

شرائط دعا: لقمہ حلال کھائے لقمہ حرام سے پرہیز کرے کیونکہ فرمایا سرور عالمیان علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اطب کسبک تستجیب دعوتک ترجمہ عمدہ طریقے سے کسب کر تیری دعا قبول ہوگی۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے معروضہ کیا گیا۔ کہ حضرت ہم دعاء کرتے ہیں لیکن ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ تم کو اس مالک حقیقی کا عرفان حاصل نہیں ہے۔ اس لئے دعا قبول نہیں ہوتی۔

احوال دعا کنندگان: مبتدی کی زبان پر الفاظ دعا جاری ہوتے ہیں۔ منتہی گونگا ہو جاتا ہے۔ اگر زبان سے کچھ کہتا بھی ہے تو سنت کے خیال سے یا حکم کے لحاظ سے۔ ورنہ دل اس کا راضی برضا رہتا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ۔ نمرود نے آپ کو منجنیق میں بٹھلایا۔ ابھی آگ میں پھینکا نہ تھا کہ خدا تعالیٰ سے اجازت لے کر فرشتے مدد کے لئے حاضر ہوتے ہیں ۔آپ فرماتے ہیں لا حاجة لی الیک میں تم سے کوئی مطلب نہیں رکھتا۔ جب منجنیق سے آگ میں پھینک دئے جاتے ہیں تو ایسی حالت میں کہ ابھی آپ آگ اور منجنیق کے درمیان ہیں جبریل علیہ السلام آتے ہیں اور کہتے ہیں هل لک حاجة آپ ان سے بھی مدد لینا نہیں چاہتے وہ خدائے تعالیٰ سے دعا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

علمه بحالی یغنینی عن سوالی وہ دانا بینا ہے۔ مجھے سوال کی ضرورت نہیں۔ ایک اور روایت یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اگر دوست کو دوست کا جلنا اچھا معلوم ہوتا ہے تو جینا درست نہیں۔ پھر خدائے پاک کا حکم ہوتا ہے۔ یا نار کونی بردا و سلاما علی

ابراہیم اے آگ ٹھنڈی ہوجا ایسی ٹھنڈی نہ ہو کہ میرے ابراہیم کو ضرر پہونچے بلکہ ایسی ٹھنڈی ہو کہ ابراہیم سلامت رہیں۔

الفت کا جب مزہ ہے کہ وہ بھی ہو بے قرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

علل دعا: بعض اللہ کے چاہنے والوں نے چار علتیں بتلائی ہیں۔

اول یہ کہ خدا تعالیٰ سے کسی چیز کا طلب کرنا ایسے سوال کو وہ تہمت کہتے ہیں کیونکہ جب یہ بات مسلم ہے کہ پروردگار سے زیادہ کسی کو محبت نہیں اور اس کا ہر ایک فعل محبت سے خالی نہیں تو ہمارا یہ سوال کہ یہ عارضہ برا ہے اس کی اصلاح ہو یہ سراسر تہمت ہے۔

واقعہ: ایک بزرگ کہا کرتے تھے کہ ہر کام میں ہمیشہ خدا کی مصلحت ہے ایک وقت ایک شخص آیا۔ اور اس نے عرض کیا۔ کہ حضرت میرے لڑکے کا انتقال ہوگیا۔ آپ نے فرمایا اس میں بھی خدا کی مصلحت ہے اس کو بے حد غصہ آیا اس نے دل میں اپنے یہ بات ٹھان لی کہ پچھلی سے ان کے راستہ میں بیٹھے رہنا جب نماز صبح کے لئے یہ مسجد کو آئیں گے لٹھے سے ان کا کام تمام کردینا چاہئے اسی خیال سے وہ پچھلی سے ان کے راستہ میں بیٹھ گیا اتفاقاً وہ اس دن نماز کو نہ آئے۔ تمام مصلیان مسجد پریشان ہوگئے کہ آج کیا سبب ہے کہ خلاف عادت حضرت نماز کے لئے نہیں آئے۔ سب مل کر ان کے مکان کو مزاج پرسی کے لئے روانہ ہوئے راہ میں یہ شخص جو بیٹھا ہوا تھا ہمراہ ہوگیا۔ جب ان کے مکان پر پہنچے تو وہ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ بعد دریافت آپ نے فرمایا کہ نماز کے لئے نکلنے کا ارادہ کیا اولتی کی ٹکر کھا کر گر گیا۔ سر پر مار لگا اس لئے نہ آسکا۔ لوگوں نے کہا:

حضرت آپ کو بڑا صدمہ پہنچا فرمایا اس میں بھی خدا کی کوئی مصلحت ہے۔ وہ شخص جو راستے میں ان کے مارنے کے خیال سے بیٹھا تھا اس نے کہا حضرت آپ بہت سچ فرماتے ہیں۔ بے شک میں راستے میں آپ کی جان لینے بیٹھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بڑے صدمہ کو چھوٹے صدمہ پر ٹال دیا۔

دوم۔ **طالب کرنا:** اس کو اس سے یہ بھی برا ہے کیوں کہ جو چیز سامنے ہو اس کی طلب

سراسر نادانی ہے۔

سوم۔طلب کرنا: اس سے اس کے غیر کو اور یہ بھی بے حد بدنمابات ہے کہ یہ اپنے محبوب کے سامنے یہ کہتا ہے کہ مجھے فلاں سے محبت ہے۔

چہارم۔طلب کرنا: اس کے غیر سے یہ تو طالب کی دوری کی بین دلیل ہے۔ یہ چاروں طریقے اللہ والوں کے پاس ناجائز ہیں۔ جواز کا ایک ہی طریقہ ہے۔ وہ یہ کہ بلالحاظ آداب، اپنی عاجزی اور اس کی قدرت کے اظہار کے لیے اور حکم کی تعمیل کے لیے ان کی زبان پر دعا جاری ہو:

رب اغفرلی وارحمی انک انت التواب الرحیم اللھم انک عفو تحب العفوفا عف عنی اللھم انا نسئلک العفو و العا فیة والمعافات الدائمة فی الدین والدنیا والاخرة وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ و صحبه و سلم تسلیماً کثیراً کثیرا۔

کیفیت نفس

نفس کی تین حالتیں ہیں ایک ''نفس امارہ'' وہ ہے جو برائی کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کلام پاک میں ان النفس لامارة بالسوء مذکور ہے دوسرا ''نفس لوامہ'' ہے یہ وہ ہے جو برائی پر ملامت کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے قرآن مجید میں ولا اقسم بالنفس اللوامه مرقوم ہے اللہ اللہ یہ کیا ہی پیارا نفس ہے کہ خدائے وحدہ لاشریک اس کی قسم کھاتا ہے تیسرا نفس مطمئنہ ہے یہ وہ ہے جو خدائے پاک کی محبت میں جم گیا اور مطمئن ہو گیا اور خواہشات اور برے خیالات کی ہوائیں اس کو حرکت تک نہیں دے سکتیں۔ یہ نفس کی نہایت عمدہ کیفیت ہے فرقان مجید میں یا یتها النفس المطمئنه ارجعی الی ربک راضية مرضية مسطور ہے۔ سبحان اللہ کیا ہی اچھا نفس ہے کہ خدائے پاک اس سے راضی اور وہ اپنے پروردگار سے راضی یہ تینوں کیفیات مومن کے ہی نفس کے ہیں۔ مختلف اوقات میں مختلف حالات رہتے ہیں جو نفس امارہ ہے وہی لوامہ بن جاتا ہے اور جو نفس لوامہ ہے وہی نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے لیکن کوشش شرط ہے۔ حضرت اما محمد بوصیری فرماتے ہیں۔

والنفس كالطفل ان تهمله شب على ۔ حب الرضاع و ان تفطمه ينفطم

نفس کی مثال شیر خوار بچے کی ہے اگر بچے کا دودھ نہ چھوڑاؤ تو وہ جوان ہو جائے گا اور دودھ پینے کا عادی رہے گا اور اگر دودھ چھڑا دو تو چھوڑ دے گا۔

فاصرف هوا ها و حاذران توليه ۔ ان الهوى ما تولى يصم اويصم

جب تو نے کیفیت نفس کی معلوم کر لی کہ وہ روکنے سے رک جاتا ہے تو اس کو بے جا خواہش سے روک اور اس بات سے سخت احتراز کر کہ خواہشات نفسانی کو اپنا حاکم بنا لے کیونکہ یہ خواہش جس کی حاکم ہو جاتی ہے تو اس کو مار ڈالتی نہیں اس کو بہ سبب ارتکاب فسق و فجور کے عیب دار اور قابل نفرت کر دیتی ہے۔

حضرت بایزید بسطامی نے ایک مرتبہ پچھلی رات کو نماز تہجد کے لے اٹھنا چاہا۔ نفس نے کاہلی کی تھوڑے عرصہ میں تشنگی معلوم ہوئی آپ اٹھے اور خوب سیر ہو کر پانی پی لیا۔ پھر دل میں کہا کہ سبحان اللہ ہمارے کام میں تو یہ سستی اور اپنے کام میں یہ چستی اے نفس اب تجھے سال بھر

پانی نہ پلاؤ نگا۔ فرماتے ہیں جب کبھی تشنگی ہوتی چلو میں پانی پی لیتا اور اس میں مٹی ڈال کر قدرے حلق تر کرتا اور آتش معدہ کو سمجھاتا اور نفس کو تنبیہ کرتا کہ آئندہ کبھی عبادت الٰہی میں سستی نہ کرنا ورنہ کھانے پینے سے ہاتھ دھو بیٹھوے گا اور ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ آپ کی طالب علمی کا زمانہ تھا آپ شب کو اپنے حجرہ میں کتب کا مطالعہ فرمارہے تھے اور سامنے شمع جل رہی تھی ۔ اتفاقاً ایک بی بی نے آواز دی کہ میں راہرو ہوں ۔ راستہ بھول گئی ہوں اگر آپ اجازت دیں تو شب یہیں بسر کروں اور صبح اپنے مکان کو چلی جاؤں ۔ آپ نے اس بی بی کو اجازت دی۔ تمام شب وہ حجرہ کے کونے میں بیٹھی رہیں اور آپ کتب کے مطالعہ میں مصروف رہے ۔لیکن تھوڑی دیر بعد شمع پر اپنی انگلی جلاتے جاتے تھے اور اب بی بی جو حجرہ کے کونے میں بیٹھی ہوئی تھیں اس واقعہ سے بے حد متحیر ہوتی جاتی تھی ۔صبح ہوتے ہی وہ بی بی اپنے مکان کو روانہ ہوئیں اور مکان پہنچ کر اور شب کو راستہ بھول کر اس طالب علم کے پاس رات بسر کرنا اور تمام رات طالب علم کا شمع سے انگلی جلانا پورے واقعات اپنے والد بزرگوار سے بیان کر دیئے اس بی بی کے والد اس زمانہ کے مشہور علماء سے تھے روزانہ ان کے پاس درس کا حلقہ ہوتا تھا صبح ہوتے ہی تلامذہ جمع ہوئے پڑھائی کے وقت اس شاگرد پر جوں ہی نظر پڑی تو دیکھا کہ انگلی کو کپڑا لپٹا ہوا ہے پوچھا یہ کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ انگلی آگ سے جل گئی ہے۔ آپ نے پوچھا کس طرح انہوں نے شب میں اس بی بی کا پناہ گزیں ہونا بیان کیا اور کہا کہ میرا نفس اس بات پر مجبور کر رہا تھا کہ اس بی بی کی جانب دیکھوں مگر میں نے اس کی ایک نہ سنی اور اپنی انگلی شمع پر جلاتا تھا جب نفس مضطرب ہو جاتا تو میں اس سے کہتا کہ پہلے اس کی سوزش برداشت کر لے پھر دوزخ کی آگ میں جلنے کا ارادہ کرنا اسی طرح رات گزری اس میں میری انگلی کی یہ حالت ہوگئی ۔ استاد بہت خوش ہوئے اور فرمایا تجھ سے بہتر مجھے کون داماد مل سکتا ہے اپنی لڑکی کا اس سے نکاح پڑھا دیا سبحان اللہ خدائے پاک کے خوف سے انہوں نے اپنے نفس کو حرام سے روکا اور اللہ جل شانہ نے اسی کو حلال طریقہ سے انہیں سرفراز فرمایا نفس کی روک تھام کوئی معمولی کام نہیں یہ بڑے بہادروں کا کام ہے۔

پلنگ واژدھا و شیر نر مارا تو کیا مارا   بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا

درندے کا زخم جس پر ہوتا ہے۔ سانپ کا زہر جسم میں سرایت کرتا ہے اس موذی کا زخم دل پر ہوتا ہے اس کا زہر روح میں سرایت کرتا ہے نفس کی مکاریاں بے حد و بے قیاس ہیں۔ خوش پسندی خود غرضی تکبر ریاکاری نام آوری شہرت مخلوق خدا کو اپنے مطیع بنانے کی کوشش اس کا خاص مقصد رہتا ہے اس کے لئے بڑی محنتیں اٹھاتا ہے۔ بڑی بڑی ریاضتیں کرتا ہے۔ دن کو دن نہیں سمجھتا رات کو رات نہیں قائم الیل صائم النھار رہنے کے لئے تیار مگر خالص خدائے پاک کے لئے نہیں۔ جاہ طلبی مال طلبی ریاکاری۔ نقصان اس میں پوشیدہ اس کی علامت یہ ہے کہ اس قدر عبادت کرنے پر بھی اس کی تعریف نہ ہو بلکہ لوگ اس کو برا کہیں تو اس کو عبادت میں دلبستگی نہ ہوگی۔ سستی اور کاہلی شروع ہو جائے گی۔ نفس کی مکاریاں یوں سمجھ میں نہیں آتیں اس کی دھوکہ دہی مشہور ہے البتہ جن امور کا اسکو دعوی ہے اس میں اس کا امتحان لینے پر حقیقت کھل جاتی ہیں مثلاً اگر خود کو اللہ تعالی سے ڈرنے والا بتلاتا ہے تو خوف کے مقام میں اس کو جانچے اگر مطمئن نظر آئے اور اللہ غفور و رحیم ہے کہہ کر ٹال دے تو یقین کرے یہ اس کی دھوکہ دہی تھی یا تقوی کا دم بھرتا ہے تو ناجائز کاموں میں اس کو جانچے اگر حیلہ پیش کرے تو جاننا چاہئے کہ یہ اس کا مکر تھا۔ وقس علیہ البواقی ابو حفص فرماتے ہیں نفس سراپا ظلمت ہے اور اس کا چراغ اخلاص ہے۔ جس کو اخلاص نصیب نہیں اس کے دل کا حجرہ ہمیشہ تاریک رہے گا اور فرماتے ہیں کہ اکثر لوگ اپنے عیوب پر نظر نہیں ڈالتے دوسروں کے عیوب ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں کس قدر نادانی کی بات ہے کہ اپنا مکان منہدم ہو رہا ہے اس کی درستی کا مطلق خیال نہیں۔ دوسروں کے مکان کی تعمیر کی فکر شب و روز دامن گیر ہے۔

نفس کی برائی کی یہ بین دلیل ہے کہ اپنی برائی کو بری نہیں سمجھتا بلکہ اس کے لئے عذر و حیلہ نکالتا ہے اور اس کو بھلائی کے جامہ میں نمایاں کرتا ہے۔ اگر چہ پردہ غیب سے اس کا انکشاف بھی ہو جائے۔ حضرت ذولنون مصری فرماتے ہیں، مخلوق میں فساد چھ باتوں سے پیدا ہوگیا۔ اول آخرت کے کاموں میں نیت کی کمزوری۔ دوم ان کے بدن ان کے شہوات میں رہن۔ سوم کاہلی اور سستی کا بڑھنا۔ چہارم انہوں نے خالق کی خوشنودی پر مخلوق کی خوشنودی کو ترجیح دی۔ پنجم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی چھوڑ کر اپنے خواہشات کے پیرو ہوگئے۔

ششم بزرگان سلف کی لغزشوں کو اپنے لئے دلیل بنالیا اور ان کے عمدہ عمدہ کیفیات کو دل سے بھلا دیا۔۔

امام غزالی نے احیاء العلوم میں اپنے نفس کے عیوب دریافت کرنے کے چار طریقے تحریر فرمائے ہیں۔ ایک یہ کہ کسی شیخ کامل کے روبرو بیٹھا کرے عام اس سے کہ وہ شیخ مرشد ہو یا استاد اور وہ شیخ جس طرح اس کے عیوب کا علاج بتائے عمل میں لائے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ راہ خدا کا سچا دوست ہو اور مبصر ہو اس سے اپنے عیب کو دریافت کرے اور اس کو ترک کرے اور تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دشمنوں سے اپنے عیوب کو معلوم کرے اور ان کے چھوڑنے کی کوشش کرے۔ چوتھے یہ کہ ہر ایک انسان کے حالات پر غور کرے۔ اگر کسی میں کوئی برائی نظر آئے تو دیکھے کہ اپنے میں بھی وہ برائی پائی جاتی ہے یا نہیں اگر پائی جاتی ہے تو اس کو چھوڑ دے۔

ضروریات مرید

سالک راہ خدا کو پہلے رہنما کی ضرورت ہے۔ جب اس کو رہنما مل گیا تو پھر اس کا ادب اس پر ہر طرح واجب ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

بے ادب بے نصیب　　　　با ادب با نصیب

رہنما کا ہر فعل مصلحت سے خالی نہیں ہوتا کہ "سالک بےخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا" سالک کا اس کی مخالفت کرنا باعث گمراہی ہے البتہ اس بات کی بے حد ضرورت ہے کہ رہنما شریعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا پابند ہو۔ شعر۔

لا تقتدی بالذی زالت شریعتهم　　　عنه ولرجاء بالانباء عن الله

(ترجمہ جو شخص شریعت کا پابند نہ ہو اس کی پیروی نہ کرو۔ اگرچہ وہ غیب کی خبریں دے دے)
اگر شیخ شریعت کا پابند ہے تو اس کے حکم پر نہ چلنا یا اس کے آداب کا لحاظ نہ رکھنا فوائد و برکات کا کھو دینا ہے۔ بعض بزرگان دین کا ارشاد ہے۔ من لم یتادب معه سلب الله نور الایمان (جو شخص شیخ کا ادب نہ کرے اللہ اس سے نور ایمان سلب کر لیتا ہے) حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں۔

من حرم احترام المشائخ ابتلاء الله بالمقت بین العباد (جس شخص نے مرشدین کا ادب نہ کیا اللہ تعالیٰ اس میں اور دوسرے بندوں میں دشمنی ڈال دیتے ہیں)

نسال الله تعالی العافیه

اشعار	ترجمہ
ما حرم الشیخ الا حرمة الله	شیخ کا ادب خدائے تعالیٰ کا ادب ہے
فقر بها ادبا لله بالله	شیخ کا ادب خدا کے واسطے کر
الوارثون هم للرسل اجمعهم	تمام رسولوں کے وہ وارث ہیں
فما حدیثهم الا عن الله	ان کی ہر بات خدا ہی سے متعلق ہے
فان بدا منهم حال تولهم	اگر کوئی بات ان سے خلاف شریعت معلوم ہو
عن الشریعة فاترکهم مع الله	تو ان کو خدا پر چھوڑ دے

لا تتبعھم ولا تسلک لھم اثر ایسی حالت میں ان کی پیروی نہ کر

فانھم ذاھلون العقل فی اللہ کیونکہ وہ حب الٰہی میں عقل سے گذر گئے ہیں

اب کچھ مختصر طور پر آداب شیخ یہاں بیان کئے جاتے ہیں وہ یہ کہ جب مرید شیخ کے روبرو رہے تو سرنگوں رہے۔ جب شیخ کے دولت خانے پر حاضر ہو تو درواہ نہ کھٹکھٹائے اور نہ آواز دے بلکہ بلند آواز سے خدا کر ذکر کرے۔ اگر شیخ ملاقات کرے تو بہتر ورنہ انتظار میں بیٹھا رہے۔ شیخ کے ربرو گفتگو کرے تو پست آواز سے کرے۔ زیادہ گفتگو نہ کرے کیونکہ شیخ کا قیمتی وقت ضائع ہوگا۔ ظاہر میں شیخ کی مخالفت نہ کرے اور نہ باطن میں اس پر اعتراض کرے۔ غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شیخ پر اعتراض کرنے والا ہمیشہ پستی میں رہے گا۔ بلکہ ایسے وقت مرید پر لازم ہے کہ اپنے نفس کو زجر و توبیخ کرے اور اپنے نفس کا دشمن بن جائے اور یہ دعا ورد رکھے۔ ربنا اغفرلنا و لا خواننا الذین سبقونا بالا یمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک غفور رحیم ۔ اگر کوئی بات دل میں دم بہ دم کھٹکتی رہے تو شیخ سے بیان کرے اور اس کو صاف کرلے۔ ہر وقت ذرا ذرا سی بات کو مرشد سے بیان نہ کرے خدائے تعالیٰ کے راستہ میں اول صحت اعتقاد ہے۔ انبیاء و صحابہ و تابعین و اولیاء کرام کے حالات کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف پر عمل کرنا چاہیئے ۔ ناقص عقل کو دخل دے کر گمراہ ہونا سراسر نادانی و حماقت ہے۔ قرآن مجید و حدیث شریف سالک راہ خدا کے لئے دو پر ہیں لیکن کوشش شرط ہے۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ۔ والذین جاھدو افینا لنھد ینھم سبلنا (جو ہماری راہ میں کوشاں رہے گا ہم اس کو اپنا راستہ دکھاتے ہیں) کسی کا قول ہے من طلب وجد وجد (جس نے طلب کیا اور کوشش کی پالیا) کوشش کے بھی درجے ہیں۔ جس کی جیسی کوشش ہوتی ہے اس کو ویسا ہی ملتا ہے۔ اعتقاد سے حقیقت کا علم ہوتا ہے اور کوشش سے حقیقت میں چلنے کے راستے معلوم ہوتے ہیں۔ جب مرید اوامر و نواہی کا پابند ہوگیا تو اس کو خواہشات نفسانی کو دفع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ بہت ساری باتیں ظاہر میں حکم خدا و رسول کے موافق نظر آتی ہیں لیکن جب گہری نظر ڈالی جائے تو وہ خلاف حکم نکلتی ہیں اور یہی خواہشات و افعال ذمیمہ کے پوری طرح نہ مٹنے

کی وجہ سے سالک مقامات عالیہ و مراتب رفیعہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ مولانا فرماتے ہیں۔

اول اے جان دفع شر موش کن　　　　بعد ازاں در جمع گندم گوش کن

چنانچہ حدیث میں بھی حسد کی نسبت حکم ہوا کہ حسد نیکیوں کو اسطرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ سالک کا نصب العین ہمیشہ وصل الہی ہونا چاہیئے۔ کبھی خدائے تعالی کی عنایت کی وجہ سے سالک مرجع خلق بن جاتا ہے کبھی کرامات وخرق عادات سے سرفراز ہوتا ہے۔ یہ خوشی کا مقام نہیں ہے بلکہ خوف کا مقام ہے۔ یہ آزمائش کا مقام ہے اگر سالک اپنے نصب العین سے ہٹ گیا تو یقین کر لینا چاہیئے کہ گل مقصود ہاتھ سے جاتا رہا البتہ سالک کا جب سلوک طئے ہو جائے اور وہ مقام فنا سے گذر کر مقام بقا سے سرفراز ہو جائے تو نہ خلق ضرر دیتی ہے نہ کرامات وخوارق۔ فانی فانی ہوگیا باقی باقی ہے۔ اب ظاہر میں پتلا نظر آتا ہے لیکن جو حرکت سرزد ہو رہی ہے اور جو کیفیت نمایاں ہے وہ کسی اور کی ہے۔ خلقکم وما تعملون

اے میرے پیارے خدا! تیرے حبیب پاک صاحب لولاک کے صدقے میں اس طرح تو مجھے بنادے کہ یہ جو میں میں نظر آرہا ہوں سو سب تو ہو جائے۔

فنا کا جام اے ساقی میں پی پی لوں تو بھر بھر دے
بقا کی مے سے آنکھیں مثل نرگس مست کر کر دے

اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم بجاہ نبیک سید نا محمد و الہ۔ الھم صل وسلم و بارك علیه و اله و صحبه اجمعین

چہل حدیث

الحدیث الاول: عن انس بن مالک رضی الله عنه ۔ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علی صلت علیه الملائکة و من صلت علیه الملا ئکة صلی الله علیه ر من صلی الله علیه لم یبق شئی فی السموات ولا فی الارض الا صلی علیه

ترجمہ۔۔ پہلی حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر درود بھیجے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں خدا تعالیٰ اس پر رحمت بھیجتا ہے اور جس پر خدائے پاک رحمت بھیجے کوئی شے زمین اور آسمان میں ایسی باقی نہیں رہتی جو اس کے لئے دعا نہ مانگے۔

الحدیث الثانی (۲) ۔ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علی صلاۃ واحدة امر الله حافظیه ان لا یکتبا علیه ذنبا ثلاث ایام

ترجمہ۔۔ دوسری حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے ۔ کراما کاتبین کو خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تین روز تک اس کے نامہ اعمال میں گناہ نہ لکھیں۔

الحدیث الثالث (۳) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علی مرة خلق الله من قوله ملکا له جنا حان جناح بالمشرق و جناح با لمغرب راسه و عنقه تحت العرش وهو یقول اللهم صلی علی عبدك ما دام یصلی علی نبیک

ترجمہ۔۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے خدا تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے اور اس فرشتہ کے دو بازو ہوتے ہیں ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور اس کا سر اور گردن تحت عرش ہوگی اور کہتا ہوگا کہ پروردگار رحمت نازل فرما اس بندہ پر تیرے جب تک کہ یہ تیرے نبی پر درود بھیجتا رہے۔

۵) الحدیث الرابع) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی مرة صلی اللہ علیہ بھا عشرا و من صلی علی عشرا صلی اللہ علیہ بھا مائة و من صلی علی مائة صلی اللہ علیہ بھا الفا و من صلی علی الفالم یعذبہ اللہ بالنار

ترجمہ۔۔۔فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے خدائے پاک اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے اور جو سو مرتبہ درود بھیجے خدا تعالی ہزار مرتبہ ان پر رحمت بھیجتا ہے اور جو ہزار مرتبہ درود بھیجے کبھی خدائے تعالی اس کو آگ کی سزا نہیں دے گا۔

الحدیث الخامس (۲) ... قال رسول ﷺ من صلی علی مرة کتب اللہ لہ عشر حسنات و محاعنہ عشر سئیات و رفع لہ عشر درجات۔

ترجمہ۔۔۔فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے خدائے تعالی اس کے نام دس نیکیاں لکھتا ہے اور دس گناہ میٹتا ہے اور دس درجہ بلند کرتا ہے۔

(الحدیث سادس (۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل یوما و قال یا محمد جئتک ببشارة لم آت بھا احدا قبلک وھی ان اللہ تعالی یقول لک من صلی علیک من امتک ثلاث مرات غفراللہ لہ ان کان قائما قبل ان یقعد و ان کان قاعدا غفرلہ قبل ان یقوم فعند ذالک خر سا جدا للہ شاکرا

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہے کہ یا محمد ﷺ میں آپ کے پاس ایک خوشخبری لے کر حاضر ہوا ہوں کہ میں ایسی خوشخبری آپ سے پہلے کسی کے پاس نہیں لایا۔ وہ یہ کہ خدائے تعالی فرماتا ہے جو شخص آپ پر آپ کی امت سے درود بھیجے تین مرتبہ بخش دیتا ہے خدائے پاک اس کو اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا ہے تو کھڑے ہونے سے پہلے یہ سنتے ہی سرکار سرور عالم نے سجدہ شکر ادا کیا۔

الحدیث سابع) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی

علی فی صباح عشر محیت عنه ذنوب اربعین سنة

ترجمہ۔۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبح کے وقت مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے چالیس سال کے گناہ اس کے میٹ دیے جاتے ہیں۔

الحدیث الثامن) قال رسول الله صلی اله علیه وسلم من صلی علی لیلة الجمعة و یوم الجمعة مائة مرة غفرالله له خطیئة ثما نین سنة

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جمعہ کے روز یا جمعہ کی شب میں سو مرتبہ درود بھیجے خدائے تعالی اس کے چالیس سال کے گناہ بخشتا ہے۔

الحدیث التاسع) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من علی علی لیل الجمعة و یوم الجمعة مائة مرة قضی الله له مائة حاجة و وکل الله به ملکا حین یدفن فی قبره یبشره کما ید خل احدکم علی اخیه بالهدیة

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے تو اللہ تعالی اس کے سو حاجتیں پوری کرتا ہے جس وقت کہ وہ اپنی قبر میں دفن کیا جائے تو اس کو بشارت دیتا ہے جیسے کہ تم میں کا کوئی شخص اپنے بھائی کے پاس تحفہ لے جاتا ہے۔

(الحدیث العاشر) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علی فی یوم مائة مرة قضیت له فی ذالک الیوم مائة حاجة

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر دن میں سو مرتبہ درود بھیجے اس دن میں اس کی سو حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔

(الحدیث الحادی عشر) قال رسول اله صلی الله علیه وسلم اقربکم منی مجلسا اکثر کم علی صلاة۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں کا قریب مجھ سے مجلس میں وہ ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔

الحديث الثاني عشر) قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من صلى على الف مرة بشر با لجنة قبل موته

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درود بھیجے اس کو اس کے مرنے سے پہلے جنت کی بشارت دے دی جاتی ہے۔

(الحديث الثالث عشر) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء نی جبرنیل علیه السلام وقال لی یا رسول الله لا يصلى عليک احدا الا ويصلى عليه سبعون الفامن الملائكة

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جرائیل علیہ السلام آئے اور کہے کہ یا رسول اللہ نہیں بھیجتا ہے کوئی آپ پر درود مگر یہ کہ ستر ہزار ملائکہ اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

(الحديث الرابع عشر) قال رسول اله صلى الله عليه وسلم الدعاء بعد الصلاة على لا يرد۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ پر درود پڑھنے کے بعد دعا رد نہیں کی جاتی ہے۔

(الحديث الخامس عشر) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة على نور على الصراط وقال عليه الصلاة و السلام لا يلج النار من صلى على۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود بھیجنا مجھ پر روشنی ہے صراط پر اور فرمائے علیہ الصلوۃ و السلام نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص جو مجھ پر درود بھیجتا ہے۔